© rasailojaraid.com

پروفیسر خالد شبیر احمد

غزل

دیکھو جسے بھی لگتا ہے منقار زیر پر
کیوں بولتا نہیں کوئی کیسا ہے یہ نگر

بے حالیٔ حیات پہ کیا تبصرہ کروں
تھے رہزنانِ وقت بنے ہیں جو رہبر

بدلے نہ روز و شب میرے بدلا نہ رنگ زیست
ویران ہے چمن تو ہر اک شاخ بے ثمر

فہم و شعور و شوق کی دنیا ہی لٹ گئی
ماتم کدہ سا بن گیا دل کا میرے یہ گھر

وہ ایک شخص جو کہ ملا تھا یہیں کہیں
میں اُس کی جستجو میں ہی پھرتا ہوں دربدر

زندہ ہیں وہی لوگ بالیقیں آج بھی
مرنے کے بعد ہو گئے جو اور معتبر

میں آپ اپنے شہر میں کیوں اجنبی سا ہوں
وحشت زدہ سا لگتا ہے کیوں اپنا مستقر

مہر و وفا، صبر، قناعت ہے اب کہاں
حرص و ہوس کی آگ میں جلتے ہیں بام و در

کیسا عجیب رشتہ ہے میرا یہ اُس کے ساتھ
رہتا ہے دل میں میرے پہ آتا نہیں نظر

خالدؔ وہ میری روح میں جیسے اُتر گیا
کہتے ہیں جس کی داستاں میرے یہ اشکِ تر

سارے جہاں کا جائزہ اپنے جہاں سے بے خبر

حضرت تھانوی رحمہ اللہ سے کسی شخص نے یزید سے متعلق دریافت کیا کہ اس پر لعنت کرنا جائز ہے یا نہیں؟
حضرت نے جواب دیا کہ اس شخص کے لیے جائز ہے جسے یقین ہو کہ وہ یزید سے بہتر ہو کر مرے گا، سائل نے کہا، یہ مرنے سے پہلے کیسے ہو سکتا ہے؟ حضرت نے فرمایا بس پھر مرنے کے بعد جائز ہو گا۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا یزید کی مغفرت ہو گی یا نہیں؟ آپ نے جواب دیا: ''یزید سے پہلے اپنی مغفرت کی فکر کرو۔''

خطیب الہند حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا ''مردے سنتے ہیں یا نہیں؟''
حضرت نے سوال کو طرح دے کر ایک اہم ذمہ داری کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا: ''بھائی! ہماری بات تو زندہ بھی نہیں سنتے تم مردوں کی بات کرتے ہو۔''

امام شافعی رحمہ اللہ سے اہل صفین کے بارے میں پوچھا گیا، امام نے فرمایا: ''ہمارے ہاتھ جب ان کے خون سے محفوظ رہے تو ہم اپنی زبانوں کو کیوں ان میں رنگین کریں۔''

(ماہنامہ ''وفاق المدارس'' ملتان، صفحہ ۲۳)

شعبان/رمضان، ۱۴۳۵ھ ـــــ جولائی/اگست، ۲۰۱۴ء

© rasailojaraid.com